125601 ـ مسجد نبوی کی بجائے کسی ایسے امام کے پیچھے نما زادا کرنا جہاں زیادہ خشوع پیدا ہوتا ہو

سوال

پچھلے رمضان المبارك كے آخری عشرہ میں ہم مسجد نبوی کے قریب رہ رہے تھے، ایك نوجوان نماز عشاء کے علاوہ باقی سب نمازیں مسجد نبوي میں ادا كرتا ليكن نماز عشاء اور نماز تراويح اور رات كا قيام كہيں اور ادا كرتا، اور دليل يہ ديتا كہ اس كا دل حرم كے بعض امام سے راحت نہيں پاتا اور وہ رمضان كا آخری عشرہ ضائع نہيں كرنا چاہتا، اور ميرے نزديك اہم چيز ميرا دل ہے.
اور اعتكاف كرنے والا ايك شخص كہتا كہ ميں سارا دن اعتكاف كرتا ہوں ليكن عشاء اور نماز تراويح و قيام مسجد نبوی سے باہر كرتا ہوں، جناب مولانا صاحب اس كے بارہ ميں آپ كی رائے كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسجد نبوی ميں نماز ادا كرنے كا اجروثواب بہت زيادہ ہے جيسا كہ درج ذيل حديث ميں وارد ہے:

ابو ہريرہ رضی اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميری اس مسجد ميں ايك نماز مسجد حرام كے علاوہ باقی سب مساجد ميں ايك ہزار نماز سے بہتر ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (1190) صحيح مسلم حديث نمبر (1394).

يہ حديث فرضی اور اس نماز كو شامل ہے جو باجماعت ادا كرنا مستحب ہے مثلا تراويح.

مستقل فتوى كميٹی كے علماء كرام كا كہنا ہے كہ:

" گھر ميں نفلی نماز ادا كرنا مستحب ہے، چاہے وہ سنن رواتب ہوں يا غير راتب، مگر وہ نماز جو شريعت نے مسجد ميں ادا كرنا مشروع كی ہے، مثلا تحيۃ المسجد، اور اسی طرح وہ نماز جو شريعت نے باجماعت ادا كرنامشروع كی ہے، مثلا نماز تراويح اور نماز كسوف اور خسوف يہ مسجد ميں ادا كی جائيگی.

اور اسی طرح نماز عيد اور نماز استسقاء يہ عيدگاہ ميں ادا كی جائيگی " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 239).

آپ کے دوست کا مسجد نبوی میں ادا نہ کرنا اور اس کا سبب خشوع بتانا بلاشك نماز میں خشوع اور اصلاح قلب مطلوب ہے، اور قرآن مجید اچھی آواز سے تلاوت کرنا اس میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے، اور سامع اس سے اثرانداز بھی ہوتا ہے.

اس لیے اگر آپ کا دوست کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہے جہاں اس کو زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس نے فضیلت والی جگہ چھوڑی ہے، اور اس نے اس فضیلت کی حرص رکھی جو بالذات نماز یعنی خشوع ہے.

اور دو فضیلتوں کے تعارض کے وقت ۔ جیسا کہ آپ کے دوسب کا حال ہے ۔ تو عبادت کی ذات میں جو فضیلت ہے اسے مقدم کرنا چاہیے.

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اچھی آواز اور بہترین قرآت کا دل پر اثر ہوتا ہے، اور دل کو حاضر کرنے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے، اور بدن میں خشوع اور اللہ کی کلام سے متاثر ہونے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے اور اسے سننے میں لذت آتی ہے، جس کی بنا پر اسے سمجھنا آسان اور اس کے معانی کا ادراك سہل ہوتا ہے، اور اس پر غور و فکر اور تدبر کرنا اور اس کے اعجاز کو پہچاننا اور اس کی بلاغت اور قوت اسلوب کو سمجھنا آسان ہوتا ہے.

اور یہ سب کچھ اس پر عمل کا سبب بنتا ہے، اور قرآن مجید کی راہنمائی و ارشادات کے قبول کا باعث بنتا ہے، اس لیے جو کوئی بھی اچھی آواز والا تجوید کے ساتھ پڑھنے والا اور خشوع و خضوع اور اطمنان کے ساتھ پڑھنے والا قارئ تلاش کرے اس کو عیب نہیں دیا جا سکتا.

کیونکہ اس طرح کے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا مقصود ہے چاہے دور ہی جانا پڑے، اور اسے دوسرے قارئ پر فضیلت دی جاتی ہے جو اچھا نہ پڑھے اور غلطیاں کرتا ہو یا پھر آواز اچھی نہ ہو، اور سوز کے ساتھ نہ پڑھے، یا پھر تیز تیز پڑھے اور نماز میں اطمنان بھی نہ کرتا ہو، اور قرآت میں خشوع نہ اختیار کرے چاہے اس کی مسجد قریب ہی ہو " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن جبرین (24 / 28).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سائل کا یہ قول کہ کیا مسجد حرام میں اعتکاف کرنا باقی مساجد سے افضل ہے ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ: جى ہاں باقى مساجد سے افضل ہے اور اس كے بعد مسجد نبوى ميں اور اس كے بعد مسجد اقصى ميں اعتكاف كرنا باقى مساجد سے اخرى ہے اور اس كے بعد باقى دوسرى مساجد ميں فضيلت كے اعتبار سے افضل ہوگا.

ليكن يہاں ہميں ايك مسئلہ سمجھنا چاہيے كہ: ہميں عبادت كى جگہ اور وقت كى بجائے فى ذاتہ عبادت كا خيال كرنا چاہيے، يعنى عبادت كى جگہ يا وقت كا خيال ركھنے كى بجائے ہميں اس عبادت كے فضائل كا خيال كرنا چاہيے.

دوسرے الفاظ ميں اس طرح كہ اگر كسى انسان كا ان تين مساجد كى بجائے كسى دوسرى مسجد ميں اعتكاف كرنا زيادہ خشوع اور اللہ كى زيادہ عبادت كا باعث ہو تو اس كے ليے اس مسجد ميں اعتكاف كرنا زيادہ افضل ہوگا؛ كيونكہ يہ چيز فى ذاتہ عبادت كى افضليت كى طرف لوٹتا ہے.

اہل علم كا خيال ہے كہ طواف قدوم كرنے والے شخص كا طواف ميں رمل كرنا اس كا كعبہ كے قريب ہونے سے زيادہ بہتر ہے، انہوں نے اس كى علت يہ بيان كى ہے كہ رمضل كى فضيلت فى ذاتہ عبادت كے ساتھ متعلق ہے، اور كعبہ كے قريب ہونا يہ جگہ كى فضيلت سے تعلق ركھتا ہے.

اور فى ذاتہ عبادت كى فضيلت كا خيال كرنا اس كى جگہ كى فضيلت كے خيال كرنے سے زيادہ بہتر ہے، انسان اور خاص كر طالب علم يہ نقطہ ضرور مدنظر ركھے، وہ يہ كہ فى ذاتہ عبادت كى فضيلت كا اس عبادت كى جگہ اور وقت سے زيادہ خيال كرنا چاہيے " انتہى

ديكھيں: فتاوى نور على الدرب (4 – 5 / 205).

اور شيخ رحمہ اللہ كا يہ بھى كہنا ہے:

" بلاشك و شبہ تينوں مساجد جن كى طرف جانے كے ليے شد الرحال يعنى سفر كيا جاتا ہے وہاں اعتكاف كرنا افضل ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں، اور نہ ہى اس كا كوئى معارض ہے، ليكن اگر اس پر يہ مرتب ہوتا ہو كہ اس كى اپنى مسجد ميں اسے زيادہ خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہو، اور وہ اللہ كى طرف زيادہ متوجہ ہو، اور شور شرابہ سے محفوظ رہے، اور جو اسے ديكھنے ميں اس كے ليے خطرہ ہوں اس سے محفوظ رہے تو يہاں ہم كہيں گے كہ آپ كے ليے اپنى مسجد افضل اور بہتر ہے " انتہى مختصرا

ديكھيں: شرح الكافى (4 / 159).

ہميں تو يہى ظاہر ہوتا ہے كہ: آپ كے دوست نے جو كچھ كيا ہے اس ميں كوئى حرج نہيں، حالانكہ حرمين كى امامت كے ليے انہيں اختيار كيا جاتا ہے جو اچھى اور بہتر قرآت كرتے ہيں اور اچھى آواز كے مالك ہيں.

رہا مسئلہ کچھ اعتکاف کرنے والوں کا نماز عشاء اور تراویح ادا کرنے کے لیے مسجد نبوی سے باہر جانے کا مسئلہ تو اس شخص کا اعتکاف صحیح نہیں، کیونکہ وہ بغیر کسی ضرورت کے مسجد سے باہر نکلا ہے.

اسے چاہیے کہ یا تو وہ مکمل آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد نبوی میں کرے، اور بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ نکلے یہی اس کے افضل ہے.

یا پھر وہ جس مسجد میں نماز ادا کرتا ہے وہیں اعتکاف کرے، تا کہ وہ آخری عشرۃ کے اعتکاف کا اجروثواب حاصل کر سکے، اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی بھی کرے.

واللہ اعلم .